عزیزانِ اکرام

اب پندرہ لاکھ نارویجنوں کو کم از کم ویکسین کی ایک خوراک مل چکی ہے۔ قریبا'' نصف ملین کو ویکسین کی مکمل خوراکیں لگائی جا چکی ہیں۔

اگر ویکسینیشن منصوبے کے مطابق چلتی رہی، تو 18 سال سے زیادہ عمر کے ہر فرد کو جولائی / اگست کے آخر میں پہلی خوراک کی پیش کش موصول ہوچکی گی۔

کورونا وائرس کے خلاف جنگ میں ویکسین ہمارا سب سے اہم ہتھیار ہے۔ اس سے ہمیں ہماری روزمرہ کی زندگی واپس مل سکتی ہے۔ اور مزید آزادی بھی۔

یہ پریس کانفرنس اس بارے میں ہو گی:

- جو ویکسین ہمارے پاس ہیں ان کو کس طرح ترجیح دی جائے گی
- ہمیں کون سی ویکسین ناروے میں استعمال کرنی چاہیئے

نوجوانوں کو ترجیح

ویکسین پروگرام کے پہلے حصے میں، ہم رسک گروپوں کو ترجیح دیتے ہیں، 45 سال سے زائد عمر کے افراد اور صحت کے پیشے سے منسلک افراد۔

ہم اس بات پر قائم رہے ہیں، اگرچہ دوسری ترجیحات کے لیے بہت سے مشورے دیئے گئے۔ ہمارا ماننا ہے کہ یہ درست فیصلہ ہے۔

جب ہم ویکسین پروگرام کے دوسرے حصے کی طرف بڑھتے ہیں ، تو حکومت نے مندرجہ ذیل فیصلہ کیا ہے :

- ایک ہی وقت میں 18-24 سال اور 40-45 سال کی عمر کے افراد کو ویکسین لگائی جائے
- آخر میں 25اور 39 سال کے درمیان کی عمر کے افراد کو ویکسین لگائی جائے

حکومت نوجوانوں کو ویکسین کی قطار میں آگے کر رہی ہے، جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ:

- نوجوانوں میں انفیکشن سب سے زیادہ ہے۔نوجوانوں کے عمر رسیدہ افراد کی بنسبت سماجی روابط زیادہ ہوتے ہیں، اور انفیکشن کے پھیلاو کا زیادہ سبب بنتے ہیں۔
- اس عالمی وباء کے دوران حکومت نے بچوں اور نوجوانوں کو ترجیح دی ہے، لیکن پھر بھی نوجوان ان اقدامات سے سخت متاثر ہوئے ہیں۔

حکومت کا فیصلہ ایف ایچ آئی کے مشورے کے مطابق ہے۔

اگرچہ زندگی اور صحت پر کوئی بڑا اثر نہیں پڑا ہے ، لہذا ایف ایچ آئی کا ماننا ہے کہ اگر ہم 45 سال کی عمر کے افراد کی ویکسین مکمل کر لیتے ہیں، اور 18-24 سال اور 40-44 سال کی عمر کے گروپوں کو ترجیح دیتے ہیں تو ہم ویکسین کا بہترین اثر حاصل کر سکتے ہیں۔

انھوں نے بتایا کہ 40-44 سال کی عمر کے افراد کو شدید بیمار ہونے کا خطرہ قدرے زیادہ ہے ،جبکہ18-25 سال کی عمر کافراد کو انفیکشن ہونے کا زیادہ خطرہ ہے۔

حکومت کے لئے ، یہ اہم رہا ہے کہ یہ طریقہ کار ہمیں مجموعی طور پر بہترین اثر فراہم کرتا ہے۔ اس طرح ، ہم معاشرے کو آہستہ آہستہ دوبارہ کھولنا آسان بنا سکتے ہیں۔

جغرافیائی تقسیم

حکومت نے زیادہ وسیع جغرافیائی تقسیم کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے، لیکن کچھ تحفظات کے ساتھ۔

عالمی وباء بے ڈھنگے انداز سے حملہ آور ہوئی ہے۔ کچھ بلدیات میں شاید ہی انفیکشن کا نام و نشان ہوا ہو۔ ملک کے دیگر حصوں میں وباء نے اپنے پنجے گاڑ دیئے ہیں، اور لوگ ایک طویل عرصے سے انتہائی سخت اقدامات کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ لہذا ، حکومت نے ایف ایچ آئی سے بھی کہا ہے کہ وہ جغرافیائی تقسیم پر دوبارہ غور کریں۔

ایف ایچ آئی کا ماننا ہے کہ بہت کم افراد شدید بیمار ہوں گے، اگر ہم مشرقی ناروے کی 24 بلدیات جہاں پر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وباء کا دباو زیادہ رہا ہے کو ویکسین کی زیادہ تعداد مہیا کریں۔

انہیں یقین ہے کہ اس طرح کی تقسیم سے ہمیں ایک ہی وقت میں پورے ملک میں اقدامات کی سہولت فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔تاکہ وسطی مشرقی حصے کی بلدیات کو، جو سخت ترین اقدامات میں لمبے عرصے سے ہیں، بہار کے موسم اور گرمیوں تک نا ایسے رہنا پڑے۔ ایف ایچ آئی نے سفارش کی ہے کہ ان بلدیات کوموصول ہونے والی خوراکوں کی

بنسبت 80 فیصد زیادہ خوراکیں مہیا کی جانی چاہئیں ، جب تک کہ 18 سال سے زیادہ عمر کے ہر فرد کو پہلی خوراک کی ویکسین نہیں کرا دی جاتی۔ اس تجویز کا مطلب ہے کہ 319 بلدیات کو اپنی خوراکوں کا 40-50 فیصد جون کے دوران دوسروں کو فراہم کرنا ہوگا، جبکہ 13 بلدیات کے لیے کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔

بلدیات میں جو ایف ایچ آئی کی تجویز کے مطابق خوراکیں فراہم کریں گی ،جہاں آگے چل کر بڑے پیمانے پر بیماری پھوٹ سکتی ہے۔جس کی وجہ سے مشکلات کھڑی ہو سکتی ہیں۔ مجوزہ تقسیم کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بیماروں کی تعداد اور اموات کی تعداد کے درمیان بڑا فرق پڑے گا۔ ایف ایچ آئی کا خیال ہے کے بہت کم افراد شدید بیمار ہوں گے۔

حکومت ویکسینوں کی مزید جغرافیائی تقسیم کے بارے میں مشورے پر عمل کرنا چاہتی ہے۔ سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو پورا ناروے پہلے ہی کھل سکتا ہے۔

ہم اس بحران میں ایک ساتھ کھڑے ہیں۔

ہمارا مقصد ایک ساتھ مل کر بحران سے نکلنا ہے۔

لیکن ان کی تشخیص کرنا مشکل رہا ہے۔

حکومت کو تشویش ہے کہ سخت تقسیم سے ویکسینیشن پروگرام کی پیشرفت متاثر ہوسکتی ہے۔ بلدیات کو جولائی کی چھٹیوں کے مہینے میں بہت سی خوراکیں ملیں گی۔

وہ بلدیات جنہیں ایف ایچ آئی کی تجویز کے مطابق جون میں کم خوراکیں موصول ہوں گی، جولائی میں انھیں واپس مل جایئں گی۔ یہ ان خوراکوں کے علاوہ ہیں جو انہیں دوسری صورت میں ملتی۔ اس سے یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا اتنے قلیل وقت میں ان بلدیات میں اتنی زیادہ ویکسینیشن لگانے کی گنجائش موجود ہے؟

ایف ایچ آئی کا اندازہ ہے کہ 24 مشرقی بلدیات کو 60 سے 80 فیصد مزید خوراکیں تقریبا ایسا ہی فائدہ پہنچائیں گی۔

حکومت نے 60 فیصد پر اتفاق کیا ہے۔ اس سے جولائی میں دیگر بلدیات پر دباؤ کم ہوگا۔

حکومت کے فیصلے میں دو اہم پیشگی شرائط ہیں:

ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ وہ بلدیات جو جون اور جولائی کے شروع میں کم خوراکیں وصول کریں گی، ان میں جولائی کے آخری حصے میں دوبارہ لینے کی گنجائش ہو۔

ریاستی منتظمین کے ساتھ مل کر ، ہم بلدیات سے بات چیت کریں گے تاکہ اس بات کی جانچ کی جاسکے کہ جولائی کی چھٹیوں کے مہینے میں ویکسینیشن منصوبے کے مطابق چل سکتی ہے یا نہیں۔ اگر ہم تقسیم کو تبدیل کرتے ہیں ،تو ہمیں پہلے یہ یقینی بنانا چاہیئے کہ جب پوری آبادی کو ویکسین لگائی جا چکے گی تو اس میں تاخیر نہیں ہوگی۔

ہم نے ایف ایچ آئی اورمحکمہ برائے صحت سے بھی اس بات کا فوری جائزہ لینے کو کہا ہے کہ آیا 24 مشرقی بلدیات ان لوگوں کی فہرست میں شامل ہیں جو مزید ویکسین وصول کریں گے ، وہ درست ہیں۔ فہرست میں شامل 24 بلدیات میں انفیکشن کا مستقل دباو رہا ہے۔ ہمیں اس پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ آیا ایسی بلدیات بھی موجود ہیں جن کو ، انفیکشن کی صورتحال کی وجہ سے ، ترجیح دی جانی چاہیئے یا انھیں ابھی اپنے حصے کی خوراکیں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بار جب یہ دونوں تشخیص ہوجائیں تو ، ہم جلد ہی اس وضاحت کے ساتھ واپس آئیں گے کہ کس طرح ویکسین کو مزید تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

حکومت نے ایف ایچ آئی سے یہ بھی پوچھا ہے کہ وہ اس بات کا اندازہ لگائیں کہ آیا وہاں خصوصی پیشہ سے منسلک گروپ موجود ہیں ، اور خاص طور پر اساتذہ، جنہیں ویکسین کی قطار ہیں ترجیح دی جانی چاہیئے۔ ایف ایچ آئی اس کی سفارش نہیں کرتی۔ حکومت ایف ایچ آئی کی اس سفارش سے متفق ہو گئی ہے۔

ملکی سطح پر ، اساتذہ میں دوسرے پیشوں سے زیادہ انفیکشن نہیں ہوتا۔انفیکشن کے زیادہ دباو والے علاقوں میں، جیسے کہ اوسلو میں، اس پیشہ کے افراد کو انفیکشن کا خطرہ تھوڑا سا زیادہ رہاہے۔ تاہم ، ان علاقوں میں مستقل طور پر زیادہ انفیکشن والی بلدیات کو ترجیح دینے کے فیصلے کے نتیجے میں مزید ویکسینیں مہیا کی جایئں گی۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان علاقوں میں اساتذہ اور بارنے ہاگے کے اسٹاف کو بھی تیزی سے ویکسین لگائی جائیں گی۔

ہمارے پاس اب ویکسین کی مستحکم اور اچھی ترسیل ہے۔ اگست میں اسکول شروع ہونے سے پہلے 18 سال سے زیادہ عمر کے ہر فرد کو شاید ویکسین کی پیش کش کی جا چکی ہو گی۔ لیکن اگر ہمیں ویکسین نہیں ملتی جیسے ہم آنے والے وقت میں تصور کیے بیٹھے ہیں ،تو ہم اساتذہ اور بارنے ہاگے کے اسٹاف کوترجیح دینے پر دوبارہ غور کریں گے۔

کون سی ویکسین

ایف ایچ آئی سفارش کرتا ہے کہ اسٹرازینکا اور جانسن ویکسین کو ناروے کے ویکسین پروگرام سے ہٹا دیا جائے۔

حکومت نے حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے ایک ماہر گروپ لارس ورلینڈ کی قیادت میں وسیع تشخیص کرنے کو بھی کہا۔

ماہر گروپ سفارش کرتا ہے کہ اب ہم اسٹرازینکا اور جانسن کا استعمال نہ کریں۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یہ سنگین بیماری کے خلاف موثر ویکسین ہیں اور اس کے سنگین ضمنی اثرات بہت کم ہوتے ہیں۔ تاہم، وہ اب ان کے درج ذیل وجوہات کی بنیاد پر استعمال تجویز نہیں کرتے ہیں:

- ناروے میں انفیکشن اب نسبتا کم ہے
- دیگر ویکسینوں کی دستیابی مناسب ہے۔

لہذا حکومت نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اسٹر ازینکا کو ناروے کے ویکسینیشن پروگرام سے مستقل طور پر خارج کیا جاتا ہے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ویکسینیشن پروگرام میں جانسن ویکسین استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن اسے مستقل طور پر خارج بھی نہیں کرنا چاہیے۔

ہم ایک ہنگامی ذخیرہ بنا کر رکھنا چاہتے ہیں جسے ہم انفیکشن ہونے کی صورت میں یا پھر ترسیل میں کمی یا ناکامی کی صورت میں استعمال کر سکیں۔ ایف ایچ آئی اس کی سفارش کرتا ہے۔ جانسن امریکہ اور بہت سے یورپی ممالک میں استعمال ہوتا ہے۔ لہذا ہم آنے والے وقت میں ویکسین اور اس کے ضمنی اثرات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔

جانسن ویکسین ایک منظور شدہ ویکسین ہے۔ تاہم اسے قومی ویکسینیشن پروگرام میں استعمال نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اب آبادی میں انفکشن کی شرح کم ہے اور دیگر ویکسینوں کی دستیابی مناسب ہے۔

یہاں ناروے میں صورتحال کافی منفرد ہے۔ بہت سے ممالک میں جانسن ویکسین اس وباء سے نمٹنے کے لئے بہت اہم اور مفید ثابت ہوگی۔ لیکن ناروے میں ہم نے غور کیا ہے کہ ممکنہ ضمنی اثرات کے نقصانات اس کے فوائد سے زیادہ ہیں۔ دیگر ممالک میں اس کا تجزیہ مختلف ہو سکتا ہے۔

یہ حقیقت کہ ناروے قومی ویکسین پروگرام میں اسٹرازینکا یا جانسن ویکسین استعمال نہیں کرنا چاہتا اس سے ناروے دوسرے یورپی ممالک میں مستقبل قریب میں ویکسین شدہ افراد کی تعداد میں قدرے پیچھے رہ جائے ۔ لیکن ناروے میں ہمیں ویکسینیشن پروگرام پر بہت اعتماد ہے اور بہت سے لوگ ویکسین لگوانا چاہتے ہیں۔ لہذا اگرچہ یہاں ویکسینیشن میں تھوڑا سا وقت لگ سکتا ہے، لیکن ہم آبادی کے ایک اعلی تناسب کو ویکسین لگانے کے لئے اچھی طرح سے پوزیشن میں ہیں۔ یہ ان ویکسینوں کے ساتھ ہوگا جن کا اثر نہایت اچھا ہوتا ہے ۔

اس طرح قومی ویکسینیشن پروگرام جس میں تمام بالغ شامل ہیں فائزر بائیوین ٹیک اور ماڈرنا کے ویکسینوں پر مشتمل ہوگا۔

رضاکارانہ بنیادوں پر

حکومت نے ان افراد کا جائزہ لیا ہے جو رضاکارانہ طور پر جانسن اور اسٹرازینکا چاہتے ہیں تاکہ انہیں تیزی سے ویکسین لگائی جا سکے۔

ماہر گروپ جانسن اور اسٹرازینکا ویکسین کو ویکسینیشن پروگرام سے باہر دستیاب کرنے کی حمایت کرتا ہے، لیکن اس سوال پر منقسم ہے کہ یہ کیسے کیا جائے۔

جب ہم اسٹرازینکا ویکسین کو مستقل طور پر ناروے کے ویکسین پروگرام سے خارج کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ جلد ہی ان ویکسین سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔

ہم جانسن ویکسین کو ہنگامی ذخیرہ بنا کر رکھنے جا رہے ہیں، اور یہ ایک خوراک کی ویکسین ہے جس سے اس کا استعمال آسان ہو جاتا ہے ۔ اس لئے حکومت نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ناروے میں ویکسینیشن پروگرام سے خارج صرف جانسن ویکسین کو رضاکارانہ ویکسین کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

حکومت کا خیال ہے کہ اچھی معلومات اور رہنمائی کے بعد افراد اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آیا وہ اس ویکسین کے استعمال کا خطرہ مول لینا چاہتے ہیں یا نہیں اور اور لہذا وہ اس اقلیتی گروہ کی حمایت کرتے ہیں ۔

لیکن اس سے پہلے کہ ہم جانسن ویکسین کے رضاکارانہ استعمال کی اجازت دیں ہمیں مزید چند چیزیں واضح کرنے کی ضرورت ہے ۔

سب سے پہلے محکمہ برائے صحت سے ان شرائط کا معیار وضع کرنے کا کہا جائے گا جن کی بنیاد پر وہ گروہ جن کو زیادہ خطرہ ہو ان کو جانسن ویکسین کے انتخاب سے سے روکے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ ویکسین کے بارے میں اچھی معلومات موجود ہوں، تاکہ ہر فرد اچھے اور باخبر طریقے سے فیصلہ کر سکے۔

تیسرا، ہمیں یہ واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ اس ویکسین کو لگانے کی ذمہ داری کس کو دی جائے گی۔ جو لوگ رضاکارانہ طور پر جانسن ویکسین لگانا چاہتے ہیں انہیں پہلے اپنے جی پی سے بات کرنی چاہیئے۔ لیکن ضروری نہیں کہ ڈاکٹروں کو ویکسین لگانے کی ذمہ داری دی جائے ۔

یہاں وزیر صحت اس شعبے کے ساتھ بات چیت کریں گے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ ویکسین کون لگائے گا۔

ان سوالات کا جواب جانسن ویکسین کے خواہش مند افراد کو پیش کرنے سے پہلے دینا ہوگا ۔

جو بات پہلے ہی واضح ہے وہ یہ ہے کہ جانسن ویکسین بھی مفت ہوگی۔ جو لوگ اسے لگواتے ہیں تو ضمنی اثرات کی صورت میں انہیں مریضوں کی نقصان ہونے کی اسکیم سے مدد فراہم کی جائےگی ۔ یہ ویکسین صرف صحت کے عملے کی جانب سے اچھی معلومات اور رہنمائی کے بعد مطابق رضاکارانہ طور پر دی جائےگی ۔

بین الاقوامی تعاون

ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ اسٹرازینکا ویکسین کی خوراک دوسرے ممالک میں کام آئے۔ ہم یہ کام یورپی کمیشن اور اسٹرازینکا کے ساتھ معاہدے میں شامل یورپی یونین کے ممالک کے تعاون سے کریں گے۔

اسٹرازینکا اور جانسن کے ساتھ یورپی یونین کا معاہدہ دوسرے ممالک کو ویکسین عطیہ کرنے کی اجازت دیتاہے۔ اس کا ایک ممکنہ حل یہ ہے اس ویکسین کو کوواکس کے ذریعے منتقل کیا جائے جس سے کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک کو بھی ویکسین حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

مجھے خوشی ہے کہ ناروے کو اگلے ہفتے کے آخر میں یورپی یونین اور جی 20 ممالک کے صحت کے سربراہی اجلاس میں مدعو کیا گیا ہے۔ وہاں ہم دوسرے ممالک میں ویکسین کی بہتر تقسیم کے حصول کے لئے کام کریں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ وائرس کو قومی سرحدوں کی پرواہ نہیں ہے اور نئی تبدیلیاں موسم گرما میں مثبت ترقی کے لئے خطرہ بن سکتی ہیں۔

جیسا کہ ہم نے اس وبا کے دوران بار بار زور دیا ہے: جب تک دنیا کے تمام ممالک محفوظ نہیں ہوتے، کوئی بھی محفوظ نہیں ہوتا۔

اختتام

بینٹ عام طور پر کہتا ہے کہ ویکسین کی اچھی اور بری خبریں آنا جاری رہیں گی ۔ آج ہم جو خبریں لے کر آئے ہیں اس کا یقینا کچھ لوگ اچھے طریقے سے اور دوسرے برے طریقے سے خیر مقدم کریں گے۔ اور اس کی مجھے بخوبی سمجھ ہے.

کیونکہ حکومتی فیصلوں کے نتیجے میں کچھ لوگوں کو ان کے خیال سے پہلے ویکسین لگ جاتی ہے جبکہ دیگر افراد کو تھوڑا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ یہ بہت مشکل سوچ بچاراور محنت طلب فیصلے ہیں۔

لیکن میں آپ کو کچھ یاد دلانا چاہتی ہوں جو میں نے پہلے کہا ہے۔ ہم ان حالات میں یکجا کھڑے ہیں اورہم نے مل کر ہی باہر نکلنا ہے۔

حکومت کے فیصلوں کا مقصد مل کرروزمرہ زندگی کی طرف تیزی سے واپسی ہے۔